قربانی کے متعلق چند اہم مسائل

1) عیدالاضحیٰ کی قربانی فقط اُن آفراد پر واجب ہے، جو حج کی ادائیگی کے لئے مِنیٰ کے میدان میں موجود ہوں، اِس کے علاوہ ہر اُس شخص کے لیے جس کے لیے قربانی کرنا ممکن ہو اُس کے لئے قربانی کرنا، تاکیدی مستحب ہے۔

2) ایک حیوان میں کثیر آفراد حصّہ ڈال سکتے ہیں، چاہے وہ حیوان اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری ہی کیوں نہ ہو اور گائے میں حصّہ ڈالنے میں یہ شرط نہیں ہے کہ فقط سات سے زائد افراد حصّہ نہ ڈالیں، بلکہ گائے میں بھی کثیر آفراد حصّہ ڈال سکتے ہیں۔اسی طرح گھر کا ایک فرد ایک حیوان کو اپنی جانب سے اور اپنے تمام گھر والوں کی جانب سے قربان کر سکتا ہے۔

3) آیت اللہ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کے فتویٰ کے مطابق عیدالاضحیٰ کے دن فجر سے قبل قربانی نہیں کی جاسکتی۔ہاں! فجر کے بعد قربانی کی جاسکتی ہے، لیکن قربانی کا افضل و بہترین وقت عیدالاضحیٰ کے دن طلوعِ آفتاب کے بعد نمازِ عید کی ادائیگی کی مقدار تک کا وقت گزر جانے کے بعد سے ہے، جبکہ اسکا آخری وقت، مِنیٰ میں چار دن تک اور مِنیٰ کے علاوہ میں تین دن تک باقی رہتا ہے۔اگرچہ احوط اور افضل یہ ہے کہ مِنیٰ میں پہلے تین دنوں میں جبکہ مِنیٰ کے علاوہ میں پہلے دن ہی قربانی کر دینی چاہئے۔(نوٹ: آیت اللہ مرحوم ابوالقاسم خوئیؒ کے فتویٰ کے مطابق طلوعِ آفتاب سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں)۔

4) عیدالاضحیٰ کی قربانی کے حیوان میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ یا گائے یا بھیڑ، بکری میں سے ہو اور احتیاطِ لازم کی بنا پر اونٹ وہی کافی ہو گا جو پانچواں سال مکمل کر چکا ہو، جبکہ احتیاطِ لازم کی بنا پر گائے اور بکرے کا دو سال مکمل ہونا شرط ہے اور احتیاطِ لازم کی بنا پر بھیڑ یا دُنبہ سات ماہ مکمل کیا ہوا کافی ہو گا۔اس مسئلے میں آیت اللہ وحید خراسانی دام ظلہ کے فتویٰ کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے، کیونکہ ان کے فتویٰ میں قربانی کے حیوانات میں عمر کی شرط، واجب شرائط میں سے نہیں ہے۔(نوٹ: جب ہمارا مجتہد کسی مسئلے میں فتویٰ نہ دے اور احتیاطِ واجب یا احتیاطِ لازم وغیرہ یا اِن جیسے الفاظ استعمال کرے تو فقط ایسے مسائل میں ہمیں ہمارے مجتہد کی جانب سے یہ اجازت حاصل ہو جاتی ہے کہ ہم فقط اس مسئلے میں ایسے مجتہد کی جانب رجوع کر کے اس کے فتوی پر عمل کر لیں جو علم میں ہمارے مجتہد سے کم تر لیکن باقی تمام مجتہدین سے بالاتر ہو یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ رجوع نہ کر کے اپنے ہی مجتہد کی احتیاط واجب یا لازم پر عمل کر لیں)۔

5) مستحب قربانی میں وہ شرائط وصفات واجب نہیں ہیں کہ جو حج کی واجب قربانی میں شرط ہیں۔ لہٰذا عیدالاضحیٰ کی مستحب قربانی میں کانا، لنگڑا، کان کٹا یا سینگ ٹوٹا، خصی یا لاغر (یعنی کمزور) حیوان کی قربانی کرنا جائز ہے۔اگرچہ افضل یہ ہے کہ اس کے اعضاء سلامت ہوں اور وہ موٹا بھی ہو۔جبکہ یہ مکروہ ہے اپنے پالتو جانور کی قربانی کی جائے۔

6) جو شخص قربانی کرے اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قربانی کا ایک تہائی یعنی تیسرا حصّہ (One third) اپنے لئے مخصوص کرلے یا اپنے اہل خانہ کو کھلانے کے لئے رکھ لے، اسی طرح دوسرا، ایک تہائی حصّہ مسلمانوں میں سے جسکو چاہے دے اور احتیاطِ مستحب اور افضل یہ ہے کہ آخری تیسرا، ایک تہائی حصّہ مسلمان غریب افراد کو بطورِ صدقہ دے۔

7) مستحب ہے کہ قربانی کی کھال کو بھی صدقہ کردے اور کھال کو اُجرت کے بدلے قصائی کو دینا مکروہ ہے، البتہ اس کھال کو جائے نماز بنالینا یا بیچ کر گھر کی کوئی چیز خرید لینا جائز ہے۔

8) عیدالاضحیٰ کی قربانی، عقیقے سے بری الذّمہ کردیتی ہے، پس جو شخص قربانی کرے (یعنی جس کی جانب سے قربانی کی جائے) اُس سے عقیقہ کرنا بری الذّمہ ہوجاتا ہے۔ لیکن اس مسئلے میں شرط یہ ہے کہ اس حیوان میں کسی شخص نے حصّہ نہ ڈالا ہو اور جس کی جانب سے قربانی ہوگی اسی شخص کے عقیقے کی ادائیگی شمار ہوگی۔ اس طرح کی قربانی کے حیوان کے گوشت پر عقیقے کے دیگر احکام جاری نہیں ہوتے۔ لہٰذا قربانی کے اس حیوان کے گوشت کو سب افراد کھا سکتے ہیں اور ماں، باپ اور دیگر افراد کے لئے مکروہ بھی نہیں ہے۔

9) مرحومین کی جانب سے عیدالاضحیٰ کی قربانی رِجائے مطلوبیت کی نیت سے کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح قربانی کا ثواب مرحوم والدین اور دیگر مرحوم رشتے داروں کو ہدیہ کیا جاسکتا ہے۔ (واضح رہے کہ کسی کی جانب سے قربانی کرنا اور ہدیہ کرنا دو الگ اُمور ہیں اِسی لئے اِن کے احکام بھی مختلف ہیں)۔

(Ref: http://www.sistani.org/arabic/qa/0271/)

(Ref: http://www.sistani.org/arabic/book/16/877/)

ذبح سے متعلق اہم شرائط

حیوان کو ذبح کرنے کی چند شرائط ہیں:

1) حیوان کو ذبح کرنے والا مرد ہو یا عورت، ضروری ہے کہ مسلمان ہو۔

2) حیوان کا گلا لوہے کی چھری سے کاٹا جائے۔ احتیاطِ واجب کی بنا پر اسٹیل کی چھری سے ذبح کرنا کافی نہیں ہوگا۔ (اس احتیاط میں آیت اللہ شبیری زنجانی یا سعید الحکیم طباطبائی دام ظلھما کے فتاویٰ کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے، ان دونوں مجتہدین کے فتاویٰ میں اسٹیل کی چھری سے ذبح کرنا جائز ہے)۔

3) حیوان کا گلا ذبح کی نیت سے کاٹا جائے۔

4) ذبح کرتے وقت حیوان قبلہ رُخ ہو۔ اگر حیوان ذبح کے وقت کھڑاہوا ہو یا بیٹھاہوا ہو تو ایسی حالت میں ہو کہ جیسے انسان نماز میں قبلہ رُخ ہوتا ہے۔ اور اگر حیوان کو دائیں یا بائیں پہلو کے بل لٹا کر ذبح کیا جائے تو آیت اللہ سید علی سیستانی دام ظلہ کے فتویٰ کے مطابق حیوان کو اس طرح سے ذبح کیا جائے اس کا نرخرہ ، پیٹ اور سینہ قبلے کی جانب ہو، نہ کہ آسمان کی جانب۔ افسوس کہ اکثر قصائی اپنی آسانی کے لئے ایسا ہی کرتے ہیں کہ حیوان کا نرخرہ آسمان کی جانب کرکے ذبح کرتے ہیں۔ لٰہذا درست ذبح کرنے کے لئے نرخرہ اور پیٹ قبلہ رُخ کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر یہ یقین ہو کہ قصائی اہلسنت ہے اور وہ حیوان کے نرخرے کو قبلہ رُخ نہ کرتے ہوئے ذبح کرے تو حیوان حلال رہے گا۔ (نوٹ: آیت اللہ مرحوم ابوالقاسم خوئیؒ کے فتویٰ کے مطابق ذبح کے موقع ضروری ہے کہ حیوان کا منہ، نرخرہ، ہاتھ، پاؤں اور پیٹ بھی قبلے کی جانب ہوں)۔

5) حیوان کو ذبح کرتے وقت یا ذبح سے کچھ پہلے ذبح کی نیت سے اللہ کا نام لے مثلاً بسم اللہ یا اللہ اکبر کہے۔

6) چاروں اعضاء کا کاٹنا: 1) غذا کی نالی، 2) سانس کی نالی، 3 اور 4) دو موٹی رگیں جو کھانے اور سانس کی نالی کے دونوں طرف ہوتی ہیں (ان کو شہ رگیں کہاجاتاہے، ان میں سے ایک کو وَرید [Vein] اور دوسری کو شریان [Artery] کہاجاتاہے)۔ آیت اللہ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ یہ فرماتے ہیں کہ شرعی طور پر ذبح اس وقت درست ہوتا ہے جب سانس اور غذا کی نالیوں کو نرخرے کی گرہ کے نیچے سے اس طرح کاٹا جائے کہ چاروں اعضاء کٹ جائیں اور نرخرہ حیوان کے سر والے حصے کے ساتھ موجود ہو۔ پس اگر ذبح کے بعد یہ دکھائی دے کہ نرخرہ یا نرخرے کا بعض حصّہ حیوان کے بدن والے حصّے کے ساتھ موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چاروں اعضاء کو مکمل نہیں کاٹا گیا ہے، کیونکہ نرخرہ سانس اور غذا کی نالی کا مرکز ہے، نرخرے سے اوپر نہ تو سانس کی نالی ہے اور نہ ہی غذا کی نالی۔

7) حیوان کے بدن سے معمول کے مطابق خون نکلے۔

8) ذبح ہونے کے بعد حیوان حرکت کرے یہ حکم اسوقت ہے جب ذبح کرتے حیوان کا زندہ ہونا مشکوک ہو جائے۔

نوٹ: 1-احتیاطِ لازم کی بناپر جائز نہیں ہے کہ حیوان کی روح نکلنے سے پہلے اس کا سر تن سے جدا کیا جائے۔ (واضح رہے کہ ایسا کرنے سے حیوان حرام نہیں ہو جاتا)۔ 2-اسی طرح احتیاطِ لازم کی بناپر جائز نہیں ہے کہ حیوان کی روح نکلنے سے پہلے اس کی گردن چیرنا اور اس کا حرام مغز کاٹنا۔ (ان دونوں احتیاطِ لازم میں آیت اللہ شبیری زنجانی دام ظلہ کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے، ان کے فتویٰ میں یہ دونوں امور مکروہ ہیں اور تاکیدی احتیاط مستحب ہے کہ ان امور سے پرہیز کیا جائے)۔

جامع آوری: از سید تابش جاوید رضوی عفی عنہ۔

(Ref: http://www.sistani.org/arabic/book/19/1041/)

(Ref:http://www.sistani.org/arabic/book/16/916/)